پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۱۱ رشعبان [illegible] | بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار | جلد نمبر ۱۶

۱۰ راپریل [illegible] | | شمارہ نمبر ۲

وزیرستان اور کرم ایجنسی میں افغان طیاروں کی بمباری ۸۵ افراد شہید

۱۲۱ زخمی ہوئے افغان طیاروں نے راکٹ بھی برسائے اور کسی کاوٹ کے بغیر واپس چلے گئے درجنوں گاڑیاں اور بسیں تباہ سینکڑوں کانیں اور مکانات منہدم اور مسجد شہید ہو گئی

افغان ناظم الامور کو دفتر خارجہ طلب کرکے سخت احتجاجی نوٹ دیا گیا

کابل انتظامیہ نہتے شہریوں پر بہیمانہ حملوں سے باز آجائے پاکستان مؤثر جواب کا حق محفوظ رکھتا ہے

اسلام آباد ۔۔۔ (ثناء نیوز / پی پی آئی) گذشتہ روز [illegible] افغان طیاروں نے [illegible] مرتبہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جنوبی وزیرستان ایجنسی اور کرم ایجنسی کے دیہاتوں پر وحشیانہ اور بلا امتیاز بمباری کی جس کے نتیجہ میں ۸۵ افراد شہید [illegible] زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق [illegible] افغان طیاروں نے جنوبی وزیرستان میں [illegible] کے گاؤں پر تین بم پھینکے جس کے نتیجہ میں [illegible] افراد شہید اور ۲۲ زخمی ہو گئے [illegible] دوسرے افغان طیاروں نے کرم ایجنسی میں چار میل اندر آکر [illegible] پر راکٹ اور بارہ بم پھینکے۔ جس کے نتیجہ میں ۹۵ افراد شہید اور [illegible] سے زائد زخمی ہو گئے۔ آج افغان ناظم الامور کو دفتر خارجہ میں طلب کرکے دانستہ اور اشتعال انگیز حملوں کے خلاف ایک سخت احتجاجی نوٹ ان کے حوالے کیا گیا۔ ناظم الامور کے حوالے کئے گئے احتجاجی نوٹ میں کابل انتظامیہ کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ نہتے شہریوں پر اس قسم کے وحشیانہ اور بلا امتیاز حملوں سے باز آجائے۔ پاکستان اس کا مؤثر جواب دینے کا اپنا حق محفوظ رکھتا ہے [illegible] میں مزید کہا گیا ہے کہ اس قسم کے اقدامات کے سنگین نتائج کی تمام ذمہ داری کابل انتظامیہ پر ہوگی۔ پی پی آئی کے مطابق افغان طیاروں نے کل چھ مرتبہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی [illegible]

طیارہ کا واقعہ پاک افغان تعلقات پر سنگین اثرات ڈالے گا ۔ عبدالوکیل

پاکستان پر حملہ اور افغان طیارہ کی تباہی پر کابل اور دوسرے شہروں میں احتجاجی مظاہرے

اسلام آباد ۔۔۔ افغان حکام نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کے ہاتھوں طیارہ کی تباہی ایک افغان طیارے کو مار گرانے سے قبل بھی پاکستان کی فضائی حدود کی جانب [illegible] سرکاری خبر رساں ایجنسی باختر کے ایک تبصرہ میں یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ اس طرح کی کاروائیاں ہیں پاکستان [illegible] کے امن مذاکرات میں خلل ڈالنا چاہتا ہے [illegible] افغان طیارہ [illegible] فضائی حدود کے دس میل اندر گھس آیا تھا [illegible] یہ فوجی طیارہ تھا [illegible] روسی ساخت کے [illegible] طیارے کو [illegible] کے دوران [illegible]

[illegible] ۲۶ طیارہ [illegible] پاک افغان سرحد کے قریب [illegible] کا طیارہ [illegible] پاکستان [illegible] کی جانب اپنا راستہ [illegible] کیا گیا اور پھر [illegible] افغان [illegible] نے فضا سے فضا میں مار کرنے والے [illegible] سے اس پر حملہ کیا۔

بیگم سید مودودی ہر جمعرات کو درس قرآن دیں گی

لاہور ۔۔۔ (نمائندہ جسارت) بیگم مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی ہر جمعرات کو [illegible] ۔ [illegible] پارک اچھرہ میں ہفتہ وار درس قرآن و حدیث دیا کریں گی۔

[illegible] اور مہاجرین کے کیمپوں [illegible] ایجنسیوں میں جان و مال [illegible] ۹۵ افراد [illegible] درجنوں [illegible] اور بسیں تباہ ہو گئیں۔ سینکڑوں دکانیں اور مکانات منہدم [illegible] مسجد [illegible] شہید [illegible] کرم ایجنسی کے علاوہ [illegible] [illegible] افغانستان کی تفصیلات ابھی تک نہیں ملیں۔

اہلحدیث کے جلسہ عام میں بم کا زبردست دھماکہ ممتاز علماء سمیت ۱۰ افراد جاں بحق ۱۱۷ زخمی

جاں بحق ہونے والوں میں صدر جلسہ شیخ احسان الحق، مولانا حبیب الرحمن یزدانی، مولانا عبد الخالق قدوسی اور یوتھ فورس کے صدر محمد خان نجیب بھی شامل ہیں ۱۱۷ زخمی میو ہسپتال، سروسز ہسپتال میں داخل

۲۳ مارچ کی رات لاہور میں قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ پر جمعیت اہلحدیث کا کانفرنس کی ایک تصویر جب بم کے دھماکے سے چند لمحے قبل علامہ احسان الٰہی ظہیر کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں جبکہ ان کے پیچھے مولانا حبیب الرحمن یزدانی بیٹھے ہیں جو اس دھماکے میں جاں بحق ہو گئے [illegible] زخمی ہو گئے

مشتعل ہجوم نے اسلامی انقلاب کے نعرے لگائے آج احتجاجی ریلی منعقد کرنے کا اعلان

لاہور ۔۔۔ گزشتہ رات یہاں اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام راوی روڈ پر قلعہ لچھمن سنگھ کے چوک میں منعقدہ جلسہ عام میں بم پھٹنے سے ممتاز علماء سمیت سات افراد جاں بحق اور تقریباً [illegible] زخمی ہو گئے۔ شدید زخمیوں میں جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل علامہ احسان الٰہی ظہیر، اہل حدیث یوتھ فورس کے چیف آرگنائزر مولانا محمد شفیق پسروری، لاہور اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر محمد نعیم بادشاہ اور یوتھ فورس کے مرکزی نائب صدر حافظ محمد انور ساجد شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق لوہاری [illegible] اہل حدیث یوتھ فورس نے گزشتہ رات راوی روڈ قلعہ لچھمن سنگھ کے چوک میں ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا تھا علامہ احسان الٰہی ظہیر تقریباً ۱۱ بجے رات جلسہ گاہ پہنچے اس وقت مولانا حبیب الرحمن یزدانی تقریر کر رہے تھے ان کی تقریر کے بعد گیارہ بجکر دس منٹ پر علامہ احسان الٰہی ظہیر نے تقریر شروع کی علامہ صاحب حسب معمول کرسی پر بیٹھ کر تقریر کر رہے تھے ٹھیک گیارہ بجکر پچیس منٹ پر اچانک اسٹیج سے چند فٹ کے فاصلے پر ایک بم پھٹا جس سے تاریکی چھا گئی چاروں طرف دھواں پھیل گیا علاقے کے لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے اور جلسہ گاہ کی طرف دوڑے دھماکا اتنا شدید تھا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کرسی اسٹیج سے نیچے جا گری لوگوں نے زخمیوں کو پرائیویٹ کاروں، سوزوکیوں اور رکشوں [illegible] میو ہسپتال [illegible] پہنچایا [illegible] جاں بحق ہونے والوں میں مولانا حبیب الرحمن یزدانی، صدر جلسہ شیخ احسان الحق، مولانا عبد الخالق قدوسی [illegible]

یوتھ فورس کے مرکزی صدر محمد خان نجیب، عبد السلام انور جلسہ کی وڈیو کیسٹ تیار کرنے والے ۲ نوجوان عرفان اور [illegible] شامل ہیں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حبیب الرحمن یزدانی کو فوری طور پر میو ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آج شام کے قریب مولانا حبیب الرحمن یزدانی بھی جاں بحق ہو گئے۔ علامہ ظہیر کے جسم کا بایاں حصہ بری طرح متاثر ہوا ہے جبکہ ان کے دونوں بازو بری طرح زخمی ہیں۔ گذشتہ رات علامہ ظہیر کا تقریباً ڈھائی گھنٹے آپریشن جاری رہا خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے انہیں آج دوپہر میں دوبارہ آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔ سینئر ڈاکٹروں کی ٹیم ان کی حالت کے بارے میں غور کر رہی ہے۔ زخمیوں میں سے ۶۲ افراد میو ہسپتال میں، ۵ سروسز ہسپتال میں اور ۲ جنرل ہسپتال میں داخل ہیں جبکہ باقی زخمیوں کو مرہم پٹی کے بعد فارغ کر دیا گیا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کو جنت البقیع میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی ۔ سفیر پاکستان سمیت ہزاروں افراد شریک تھے

ریاض ۔۔۔ ممتاز عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر کی نماز جنازہ پیر کو مسجد نبوی میں ادا کی گئی الشیخ الخضام نے نماز پڑھائی جس میں پاکستان کے سفیر [illegible] مدینہ منورہ کی معزز شخصیات [illegible] احسان الٰہی ظہیر [illegible]

[illegible] شرکت کی جن میں پاکستانی باشندوں کی شامل تھے۔ نماز جنازہ کے بعد علامہ ظہیر کے جسد خاکی کو امیر [illegible] بعد ازاں جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا [illegible]

[illegible] اور لاہور [illegible] علامہ احسان الٰہی ظہیر کو [illegible] زخمی ہونے کے بعد [illegible] سعودی عرب [illegible] ریاض کے ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا [illegible] گزشتہ روز [illegible] جاں بحق ہو گئے [illegible]

خبر یہ ہے کہ ...... میرا بیٹا شہید ہو گیا

لاہور ۔۔۔ (نمائندہ) علامہ احسان الٰہی ظہیر کے ریاض میں انتقال کی اطلاع شب سے پہلے ان کے بھائی میاں فضل الٰہی نے دی جو سعودی عرب میں مقیم ہیں علامہ صاحب کی رہائش گاہ واقع [illegible] میاں فضل الٰہی [illegible] ان کی والدہ نے کہا کہ "میرا بیٹا شہید ہو گیا" [illegible]

بھارت نے روس کی شہ پر اپنی فوجیں اگلے مورچوں پر بھیج دی ہیں

افغان مجاہدین صدر ضیاء الحق کے اقتدار کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن سکتے ہیں

اسلامی نظام کے نفاذ کا وعدہ پورا نہ ہونے پر جماعت اسلامی حکومت سے کٹ گئی

بینظیر سے جماعت اسلامی کے عملی تعلقات استوار کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا

پاکستان میں حرف جنگ کے تمام آثار پیدا ہو چکے ہیں: نگار ٹیلی کا تجزیہ

پاکستان میں بھکاریوں کے خلاف مہم

اسلام آباد ——— ملک بھر میں بھکاریوں کے خلاف ایک ملک گیر مہم شروع کی جائے گی ... میں کسی کو بھی بھیک مانگنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

وطن واپس آنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں زبردست اضافہ

اسلام آباد ——— مشرق وسطیٰ سے وطن واپس آنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے ...

تازہ حلال گوشت • تازہ حلال مرغیاں

تازہ سبزیاں - دالیں

Madina HALAL meat and Grocery

East-West, Middle East Grocery and Spices

1063 DANFORTH AVE.
(BESIDE MADINA MOSQUE)
TORONTO, ONT. PH: 461-0404

جن لوگوں کو کسی کام کی ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے اُن میں اکثر اُن بنیادی صلاحیتوں کی کمی ہوتی ہے جو کسی کام کے آغاز کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ انٹاریو کا بیسک سکلز پروگرام بالغوں کے لیے یہاں کے کام کاج کی دنیا میں بہتر مستقبل کا ضامن ہے۔ بہت سے کمیونٹی کالجوں میں اور بہت سی ایجنسیوں اور یونینز کے ذریعے یہ اہم کورسز مفت فراہم کیے گئے ہیں۔

Basic Skills for a better future.

ٹریننگ کی تیاری:

ٹریننگ کرنے والوں کو کونسلروں سے مدد ملتی ہے تاکہ وہ اپنی پسند کا کام چُن سکیں۔ اور وہ اپنی ٹریننگ کا منصوبہ بناتے ہیں جو انہیں اپنی مرضی کے مطابق کام سیکھنے میں مدد دے۔

تعلیمی معیار کو بڑھانا:

گریڈ ۱۲ کے درجے تک پڑھنے، لکھنے، حساب، سائنس اور کمپیوٹر میں کورسز مہیا کیے گئے ہیں۔

کام کی تلاش:

اِن کلاسوں میں ریزیومے لکھنے، ملازمت کا فارم بھرنے، اچھے طریقے پر انٹرویو دینے اور ملازمت ڈھونڈنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ ٹریننگ لینے والوں کو بتایا جاتا ہے کہ آج کل کی دشوار کام کی مارکیٹ کا کیسے مقابلہ کیا جائے۔

اگر آپ یا کوئی اور آپ کا واقف انٹاریو کے بیسک سکلز پروگرام میں داخل ہونا چاہے تو اپنے مقامی کمیونٹی کالج کے انٹاریو بیسک سکلز آفس سے رابطہ قائم کرے۔ یا ذیل میں دیئے ہوئے ہاٹ لائن نمبر پر مفت ٹیلی فون کرے۔

اِن ٹریننگ کورسز کے ساتھ ساتھ ضرورت مند لوگوں کو الاؤنسز بھی دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ بچوں کی دیکھ بھال کا خرچ، اپنی آمد و رفت کا خرچ اور اپنی رہائش کا خرچ ادا کر سکیں۔

انٹاریو کے ۲۵ سال سے زائد عمر کے ایسے لوگ جو یہاں قانونی طور پر کام کر سکتے ہیں، وہ ان کورسوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔

Training. We can all profit from it.

Ontario
Minister, Hon. Gregory Sorbara
Premier, Hon. David Peterson

HOTLINE NUMBER 1-800-387-5656

(اِن کورسوں کے بارے میں معلومات انگریزی اور فرنچ زبان میں مہیا ہیں)

الاسلام

فرمان نبوی

[illegible]

اقوال زریں

تین چیزیں

[illegible]

رسول اللہ ﷺ قبر پر دعا کرنے کے سلسلے میں

[illegible]

تین کاموں میں جلدی

[illegible]

نہ مومن ہے نہ مومن کی امیری
رہا صوفی گئی روشن ضمیری
خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری!

علامہ اقبال

تنہائی

ایک دوست کے گھر تصدق زیدی نے پہلی ہی ملاقات میں اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں باتیں شروع کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی منگیتر آمنہ خوبصورت، باذوق اور باسلیقہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کزن بھی ہے۔ پھر انہوں نے سستی زین شیٹ کا رڈ کی طرح پلاسٹک میں منڈھی ہوئی ایک رنگین تصویر جیب سے نکال کر دکھائی جس میں ایک دبلی پتلی قبول صورت لڑکی ہاتھ میں کوئی رسالہ لیے کھڑی تھی۔ اس کے شانے پر دوپٹہ اور لمبے کالے بال ہوا میں پریشان تھے۔ باتوں ہی باتوں میں تصدق زیدی نے بتایا کہ وہ آمنہ کو سپانسر کر چکے ہیں اور جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گی ان کی شادی ہو جائے گی۔ اسی شام انہوں نے شادی کی پیشگی دعوت بھی دے ڈالی۔

آمنہ کی آمد پر دھوم دھام سے ان کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد انہوں نے شہر کے وسط میں ایک قدرے پرانی عمارت میں ایک بیڈروم کا اپارٹمنٹ لے کر رہنا شروع کر دیا۔ وہ دونوں شہر میں ہونے والی تقریبوں اور شاپنگ پلازا وغیرہ میں گھومتے نظر آتے۔ ویک اینڈ پر اکثر لمبی سیر پر چلے جاتے۔ غرض بہت خوش زندگی گزار رہے تھے۔

مگر ایک دن تصدق کا فون رات دیر گئے آیا۔ وہ کچھ پریشان معلوم ہوتا تھا۔ اور یہ جاننا چاہتا تھا کہ کہیں آمنہ ہمارے پاس تو نہیں چلی آئی؟ جب تشویش ہوئی کہ آخر ایسی کیا بات ہوئی۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ ایک معمولی سے جھگڑے کے بعد آمنہ گھر سے نکل گئی اور اسے گئے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں۔ پھر آدھی رات گزرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ گھر واپس پہنچ چکی ہے۔

کئی مہینے گزر گئے۔ اس دوران تصدق اور آمنہ کے بارے میں کوئی تشویشناک خبر نہیں ملی۔ ہمیں اطمینان ہوا کہ حالات سدھر گئے ہیں۔ تصدق صبح سویرے کام پر چلا جاتا اور شام ڈھلے گھر واپس پہنچتا۔ آمنہ دن بھر گھر میں رہتی۔ گھر کی سجاوٹ اور صفائی کرتی۔ پاکستان میں اپنے گھر والوں اور دوستوں، رشتہ داروں کو خط لکھتی۔ اس کے دن کا بیشتر وقت اسی میں گزرتا۔ جب پاکستان سے اسے خط ملتا۔ شروع شروع میں تو اسے کراچی سے بہت سے خط ملتے۔ مگر آہستہ آہستہ خطوط میں کمی ہو گئی۔ کبھی جب اس کا دل تنہائی سے گھبرا جاتا تو وہ اسی عمارت میں رہنے والی ایک ایسی پاکستانی خاتون کے پاس چلی جاتی جو اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے تھیں۔

ایک ویک اینڈ پر ان کے یہاں قرآن خوانی اور فاتحہ پڑھنے کی دعوت ملی۔ پتہ چلا کہ آمنہ کے خیال کے مطابق ان کے اپارٹمنٹ پر بھوتوں کا سایہ ہے۔ کیونکہ دن کو جب وہ تنہا ہوتی ہے تو اسے طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ رات میں بھی اگر اس کی آنکھ کھل جائے تو عجیب آوازیں آتی ہیں۔ جب اپنے خدشات کا اس نے تصدق سے ذکر کیا تو اس نے بات ہنسی میں ٹال دی۔ مگر جب آمنہ بہت پریشان رہنے لگی تو اس کی تسلی کی خاطر تصدق نے دعا پڑھوانے کا انتظام کیا۔

مگر اس کے بعد بھی آمنہ کے اوہام ختم نہیں ہوئے بلکہ اس کی حالت دن بدن بگڑتی ہی چلی گئی۔ جب اس کا اکیلے رہنا تقریباً ناممکن ہو گیا تو دوستوں نے تصدق کو مشورہ دیا کہ وہ دونوں کچھ عرصے کے لیے پاکستان ہو آئیں۔ چنانچہ شادی کے کوئی تین سال بعد وہ پاکستان گئے۔ جہاں آمنہ بہت خوش رہی۔ کئی ہفتوں کے بعد جب وہ واپس ٹورانٹو آئے تو انہوں نے ایک نئی اپارٹمنٹ بلڈنگ کے بارہویں فلور پر رہنا شروع کیا۔ دونوں بہت خوش تھے کہ چند مہینوں کے بعد ان کے ہاں پہلی ولادت ہونے والی تھی۔

جب ان کے ہاں ایک چاند سی خوبصورت بچی پیدا ہوئی تو اس کے چند ہی دنوں بعد آمنہ پر ڈیپریشن کا زبردست حملہ ہوا جس سے وہ مہینوں سنبھلنے نہ پائی۔ بچی کی دیکھ بھال جب مشکل ہو گئی تو اسے بے بی سٹر کے حوالے کر دیا گیا۔ آمنہ اکثر سارا دن اور کبھی رات بھی اپنی پرانی بلڈنگ میں سہیلی کے ہاں گزارتی۔ اسی دوران اسے یہ وہم ہو گیا کہ تصدق اس سے نفرت کرتا ہے اور اسے پاکستان سے آئے ہوئے تعویذوں کے ذریعے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اسی بنا پر جھگڑے ہونے لگے۔ پھر ایک دن تصدق نے اپنی بیوی پر ہاتھ بھی چلا دیا جس کی پولیس میں رپورٹ کر دی گئی۔

کچھ دنوں بعد ان کے حالات سنبھلنے کی خبریں ملنے لگیں۔ پھر اچانک پتہ چلا کہ آمنہ بچی کو لے کر علیحدہ ہو گئی ہے اور قریب ہی کہیں رہتی ہے۔ دوستوں نے ان کی صلح کرانے کی کوشش کی۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی طرح کچھ مدت اور گزر گئی۔

پھر ایک دن اچانک لانگ ڈسٹینس کال آئی جس پر آمنہ بول رہی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ کئی ہفتوں سے ذہنی مریضوں کے ہسپتال میں پڑی ہے۔ مگر وہ خود پاگل نہیں ہے اسلیے وہاں سے نکلنے میں ہماری مدد چاہتی ہے۔

شہر سے دور وہ ہسپتال واقع جیل خانہ معلوم ہوتا تھا۔ وہاں مریض آہنی کھڑکیوں اور مقفل دروازوں کے اندر نیم مردہ حالت میں چل پھر رہے تھے۔ آمنہ کی خوبصورتی کا شکار ہے؟ کہ رہی تھی کہ آمنہ کئی ہفتوں سے ہسپتال میں ہے مگر اس سے ملنے کے لیے کوئی نہیں آتا۔ کیا ہماری کمیونٹی میں آمنہ کے جاننے والے نہیں ہیں؟

ڈاکٹر سے بات ہوئی تو پتہ چلا کہ آمنہ پر ذہنی اور اعصابی مرض کا سخت دورہ پڑا تھا جس کی بنا پر اس نے بچی پر تشدد کیا تھا۔ پولیس نے بچی کو چلڈرن ایڈ سوسائٹی کے حوالے کیا اور آمنہ کو ہسپتال لے آئی۔ اب وہ اس ہسپتال سے اسی صورت میں خارج کی جا سکتی ہے جبکہ کوئی ذمہ دار فیملی اس کی دیکھ بھال کی گارنٹی دے۔ ورنہ علاج ختم ہونے تک اسے ہسپتال میں ہی رہنا ہوگا۔ چنانچہ وہ ایک لمبے عرصے تک ہسپتال میں رہی۔

جب وہ کچھ سنبھل گئی اور گھر واپس ہوئی تو تصدق نے اسے اپنے پاس رکھا۔ کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ تصدق نے آمنہ اور بچی کو یکطرفہ ٹکٹ پر پاکستان بھیج دیا ہے۔ اور یہ تسلی دی ہے کہ کچھ مہینوں کے آرام کے بعد وہ انہیں واپس بلا لے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ کچھ مہینے گزرنے کے بعد جب آمنہ کی امیگریشن ختم ہو گئی تو تصدق نے وکیل کے ذریعے آمنہ کو طلاق بھجوا دی۔ آمنہ اگرچہ سات سال کینیڈا میں رہی لیکن یہاں کی سٹیزن شپ لینے کے بارے میں اس نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس طرح اس کی کینیڈا واپسی کے امکانات بھی ختم ہو گئے۔ ادھر تصدق نے ایک لڑکی کے ساتھ رہنا شروع کر دیا اور بعد میں اس سے شادی بھی کر لی۔

شمالی امریکہ کے اس مہذب معاشرے کی شکار نہ جانے اور کتنی آمنائیں اپنے ہم وطنوں سے جذباتی سہارے کی طلبگار ہیں —؟!

رولانہ اویسی

EXPECTED DATES
FOR MOON SIGHTING
Ramadhan & Shawwal 1407

RAMADHAN 1407

Birth of New Moon:	Monday April 27 2135 Eastern Daylight time (EDT)
Expected Sighting Date	Tuesday, April 28
Sunset, April 28	2016 EDT
Age of Moon at Sunset	22 hrs. 41 min.
Moonset	2122 EDT

SHAWWAL 1407

Birth of New Moon:	Wednesday May 27 1114 (EDT) Toronto
Expected Sighting Date	Thursday May 28
Sunset, May 28	2049 EDT
Age of Moon at Sunset	33 hrs. 35 min.
Moonset	2227 EDT

Please Call immediately if you sight the moon at:
(416) 479-5268 or (607) 277-6706

خواتین کا صفحہ

ترکی اور مصر میں بے پردگی کی تحریکیں

از: ڈاکٹر محمد علی عباد
ترجمہ: ام بلال

بلاد عربیہ میں سب سے پہلے ترکی میں عورت کیلئے جنہ آزادی اور حریت کے ساتھ باہر نکلی اور یہ اتاترک کی تحریک پر تھا، جو خلافت عثمانیہ کے بعد کچھ اختلافات مٹانے کے در پہ تھا۔ اس نے تمام مظاہر اسلام اپنے مبینہ فرمان حکومت کے تحت مٹا دیئے حتیٰ کہ مسجد ایا صوفیہ کو عجائب گھر میں تبدیل کر دیا۔ اب تک ترکی کا اشتراکی طبقہ اپنے غیر اسلامی قوانین وہیں اپنے طبقہ پر مسلط رہتا ہے۔ بے پردگی کو لازمی قرار دیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل یوم اتاترک پر انقرہ میں رسالوں میں تصویریں شائع ہوئی تھیں، جن میں اسکولوں کی لڑکیوں کی تصویریں تھیں۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں جو شہروں میں لائی گئی تھیں اور ان میں سے ایک کے ہاتھ لوہے کی زنجیر سے بندھے ہوئے تھے۔ اور اس پر نقاب پڑا ہوا تھا۔ ایک نوجوان آگے بڑھتا ہے جو اس کا نقاب اتار پھینکتا ہے اس کے بعد زنجیریں کھول ڈالتا ہے اور سب تالیاں بجاتے ہیں۔

بے پردگی کی یہ لہر ترکی سے مصر آئی جہاں حاکم مصر لارڈ کرومر کی دوست شہزادی نازلی بے پردگی کی اس تحریک کی داعی تھی۔ اسی زمانہ میں متمرد ذہنیت کا قاسم امین جو شہزادی کی بے پردگی کا شائق تھا اس کی مشتاق سالی امیرہ نازلی سے ہو گئی۔ جس نے اسے ایسی کتاب لکھنے پر ابھارا جو حجاب اتار پھینکنے اور عورتوں کے بے حجابانہ گھر سے نکلنے کی داعی ہو۔ کتاب منظر عام پر آنے کے بعد برطانوی استعمار اور اس کے دم چھلوں نے کتاب کی تعریف و توصیف میں زمین آسمان کے قلابے ملائے اور اس کا بڑا وسیع استقبال کیا اور کتاب کو خوب عام کیا۔ یہاں تک کہ خود قاسم امین نے اس خطرہ کو بھانپ لیا، جس خطرناک تحریک کا وہ خود داعی تھا۔ پھر اگرچہ اس نے کوشش کی کہ اس لہر کو روک دے لیکن ناکام رہا کیونکہ ساحر اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی اور ذرائع نشر و اشاعت نے دوسری سب بے پردگی کی تشہیر ڈال دی۔ جو قاسم امین نے آزادی نسواں کی نام نہاد تحریک کی جو دعوت دی تھی اس کے نتیجہ میں یہ دیکھ کر اس پر نادم ہو کر کہنا پڑا تھا۔

قاسم امین نے اپنی وفات سے ڈیڑھ سال قبل کہا تھا:

میں اس سے قبل مصریوں کو آزادی نسواں کی نام نہاد تحریک اپنانے کے لئے ترکوں بلکہ افرنجیوں کی پیروی کرنے کو کہتا تھا اور میں اس میں اس قدر آگے بڑھ گیا تھا کہ میں انہیں نقاب نوچ پھینکنے کو کہتا تھا اور عورتوں کو مردوں کے مراکز، پارٹیوں اور محفلوں میں شرکت کی دعوت دیتا تھا لیکن لوگوں کے اخلاق میں اس قدر نقصان آنے کے باعث میں اس تحریک کے خطرات و مفسدات کو بھانپ چکا ہوں۔ قاہرہ اور اسکندریہ کے کئی محلوں میں ایسی شریف عورتوں کا پیچھا کیا گیا ہے جن کا لوگ بہت احترام کرتے ہیں تو اس وقت لوگوں کا کیا حال ہو گا اگر وہ ننگے سر ان کے ساتھ باہر نکلیں۔ لوگوں کے اخلاق اس درجہ فاسد ہو جانے پر مجھے بہت دکھ ہوا اور میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری تحریک کو پورا کامیاب ہونے نہیں دیا۔ اور لوگوں کو میری اس دعوت سے متنفر پیدا کیا۔

مصری لیڈر فرید وجدی کہتے ہیں:

"قاسم امین کی تحریک نے اخلاق عامہ میں بہت تیزی سے فساد و انتشار پھیلایا ہے اور تجرد کی زندگی کی پالکٹ انگیز لوں کی موجب بنی ہے۔ حوالیٹیں جنگ عزت اور لڑکیوں کے گھروں سے بھاگ جانے کے مقدمات سے بھری پڑی ہیں۔ اب قاسم امین کی ندامت نے کوئی فائدہ نہ دیا۔ اس کی دعوت اس کی خواہش کے برعکس مغربی سامراج کے ذریعے خوب پھیل پھول رہی تھی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ قاسم امین کی بیوی نے اپنا نقاب اور حجاب نہیں اتارا تھا۔ وہ ایک سمجھدار اور فاضل عورت تھی۔ اس نے اپنے خاوند کی تحریک اور اس کے خطرات پر بخوبی سمجھا۔ لیکن وہ اثر ڈال چکا تھا۔ ذرائع ابلاغ نے قاسم امین کے آخری موقف پر گہری خاموشی چھائے رکھی۔ لوگ قاسم امین کی تحریک کے نادی فقروں سے تو واقف ہوئے مگر اس کے رجوع سے ناواقف رہ پائے جو اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں نادم ہو کر کیا تھا۔

برطانوی استعمار مصر میں کئی ایسی عورتیں سامنے لایا جو بزعم خود عورت کی آزادی کی علمبردار تھیں۔ جن میں نمایاں اور مشہور ہدیٰ شعراوی ہوئی جس کے نام پر مصر میں کئی ملک اور میدان وغیرہ ہیں۔ اس کا والد محمد سلطان ان چند خائنوں میں سے ایک تھا جنہوں نے عرابی انقلاب سے غداری کی تھی اور انگریزوں سے مل گئے تھے۔ محمد سلطان انگریزی فوج کے ساتھ قاہرہ میں داخل ہوا۔ انگریزوں نے اسے "سر" کا لقب، سینٹ میچل اور سینٹ جورج کے تمغے دیئے جبکہ خدیو مصر نے اسے اعلیٰ تمغہ امتیاز دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

ہدیٰ کی شادی اس کے والد نے علی شعراوی سے کی۔ یہ بھی ان خائنوں میں سے ایک تھا جن پر برطانیہ مصر میں استعمار کے قدم مضبوط کرنے کے سلسلہ میں اعتماد کرتا تھا۔ ہدیٰ نے باپ کا نام چھوڑ دیا اور خاوند کا نام اختیار کیا جیسا کہ عام طور پر یورپ میں عورتیں کرتی ہیں۔

اس کے والد اور شوہر کے مغربی سوسائٹیوں سے مضبوط تعلقات اور اثر و رسوخ تھے۔ ہدیٰ کا ان سے متاثر ہونا لازمی تھا جس کے نتیجے میں وہ مغربی تحریک میں شامل ہو گئی جس نے اسے آزادی نسواں کی علمبرداری بننے پر ابھارا۔ ہدیٰ ذہین، بلند خیال اور مالدار عورت تھی۔ اس لیڈری میں یہ صحافی مصطفیٰ کی بیوی صفیہ جسے ام المصریین کہا جاتا تھا، کی مصالحت کرتی تھی۔ برطانوی استعمار نے اس سلسلہ میں اسے وہ سب کچھ مہیا کیا جس کی اسے ضرورت پڑی۔

ان تحریکوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ مصر میں عورت گھر سے باہر نکلی پھر بہت سے عرب ممالک نے اس کی تقلید کی اور اب یہ تحریک جزیرہ نما عرب میں بھی پہنچنا چاہتی ہے۔ جس تحریک کی بدولت مدارس و جامعات میں مرد و عورت کا اختلاط ہوا اور کوئی جگہ ایسی نہ بچی جو اختلاط سے محفوظ ہو۔ اور اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ڈاکٹر رویئہ بنت الشاطی کے الفاظ میں سنیئے۔

عورت نے آزادی کی بڑی بھاری قیمت ادا کی ہے۔ یہاں اتنا کافی ہوگا کہ اس بڑی غلطی کی نشاندہی کر دوں جس نے ہماری ترقی کا خاکہ مسخ کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آج کی عورت کا اپنے حقیقی تقاضوں سے انحراف اور اس فراغت سے اپنے آپ کو بلند سمجھنا جیسے ہم گھر داری اور بچوں کی تربیت کہتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ گھر عورتوں سے خالی ہو گئے ہیں۔ بچوں کو خادموں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ انحراف ترقی کا اصل مفہوم نہ سمجھنے کی بڑی غلطی کا نتیجہ ہے اور یہ غلطی اس حد تک پہنچی کہ نسوانیت کو ستقیص، ذلت اور عار سمجھا جانے لگا اور ماں بننے کے عمل کو بے ذوقی ضیاع سمجھا جانے لگا۔ یہاں تک کہ یہ سمجھا جانے لگا: قوم اپنی نصف آبادی معطل ہو جانے پر کیسے ترقی کرے گی۔ اور اس نصف معطل آبادی سے ان کی مراد وہ خانہ نشین خواتین ہیں جو گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ اور انہوں نے اپنے زعم میں یہ بات حتمی طور پر منوا لی کہ عورت گھر اور گھر سے باہر کی سلطنت دونوں کو اکٹھی چلا سکتی ہے۔

بیوی کے لیے

ایک صاحب کسی دوسرے شہر جا رہے تھے، راستے میں ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ زخمی ہو گئے۔ قریب ہی ایک بڑا ہسپتال تھا لوگوں نے ایڈمٹ کرا دیا جب ہوش آیا تو انہوں نے اپنی بیگم کو خط لکھوانے کیلئے نرس کی خدمات حاصل کی اور خط میں لکھوایا۔

اتنے بڑے ہسپتال کی نرسیں انتہائی بھدی اور بد شکل ہیں۔ اس پر خط لکھنے والی نرس نے جھک کر کہا، یہ تو آپ ہم نرسوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ وہ صاحب مسکراتے اور بولے:

"آپ یقیناً بہت حسین ہیں" لیکن یہ جملہ پڑھ کر میری بیوی کس قدر خوش ہوگی آپ تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

آزادی کی قیمت

ایک خاتون ایک وکیل کے دفتر میں ڈرتے جھجکتے کے عالم میں اس سے کہہ رہی تھیں۔

طلاق دلوا دیجئے کہ آپ ایک ہزار روپیہ فیس لیجئے۔ ہیں جب کہ نکاح سو روپے میں ہو جاتا ہے۔ وکیل نے خاتون کو سمجھاتے ہوئے کہا:

"بی بی! آزادی کیلئے ہمیشہ بڑی قربانی دی جاتی ہے"

مسائل آپ کے

میں نے گھر والوں سے انتقام لینے کے لئے ایک شادی شدہ عورت میں دلچسپی لینا شروع کر دی

سر - آج کل یوں لگتا ہے جیسے میں اندر سے ٹوٹ چکا ہوں۔ میری عمر ۲۷ سال ہے، دس سال قبل پاکستان سے یہاں آیا تھا۔ میں بلا چھپے ولیہ گیا تھا۔ وہاں میں اپنی ایک کزن کو پسند کرنے لگا۔ اس کا نکاح ہو چکا تھا مگر رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو کچھ خاندانی مصلحتوں کی بنا پر خاموش ہو گئیں۔ حالانکہ میں نے والد صاحب کے انتقال کے بعد سب بہن بھائیوں اور والدہ کی بہت خدمت کی۔ مگر کسی کو میری اس خواہش کا لحاظ نہیں ہے۔

میرے لیے کئی رشتے تلاش کئے گئے مگر میری عدم دلچسپی کی بنا پر معاملے طے نہ ہو سکا۔ پھر میں نے بظاہر گھر والوں سے انتقام لینے کے لئے ایک شادی شدہ لڑکی میں دلچسپی لینے لگا۔ اس کی شوہر سے علیحدگی ہو چکی تھی اور ہم ایک ہی کمپنی میں کام کرتے تھے۔ اگر وہ میرا ساتھ دیتی تو میں اس سے شادی کر لیتا۔ مگر وہ اپنے شوہر کو سیدھا کرنے کے لیے مجھے استعمال کر رہی تھی۔ میرے پاس اس کی ایسی چیزیں ہیں کہ اس کی زندگی برباد کرنے کو کافی ہیں۔

الف۔ب۔ کنگز ہیری

اکثر لوگوں کی زندگی کا المیہ یہی ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی منفی سوچ کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر اسی وجہ سے ان کی جھولی میں سب بے پریشانیاں، بہت سی بے اطمینانیاں اور ناکامیاں بھر جاتی ہیں۔ آپ بھی انہی میں سے ہیں۔

آپ نے اپنے کارناموں کا آغاز ایک ایسی لڑکی سے کیا جو نکاح کے بندھن کی پابند ہو چکی تھی۔ اس کی خاطر آپ نے اپنے سب گھر والوں کو پریشان کیا۔ پھر ان سے انتقام لینے کی سوچی اور شادی شدہ لڑکی کے چکر میں پھنس گئے۔ اب آپ اسے برباد کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ بھلے میاں ان باتوں سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ کسی اور سے رشتہ توڑنے سے دنیا کر۔ اپنا یہی ساتھ دو۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس لڑکی نے خلوص دل سے تمہاری ذات میں پناہ تلاش کی ہو۔ مگر وہ تمہارے قریب آئی تو اسے اپنا شوہر تم سے بہتر معلوم ہوا۔ کہیں نہ کہیں کوئی خامی ضرور تھی جو وہ واپس پلٹ گئی۔

چلو سب ٹھیک ہے۔ تمہارے گھر والے جس سے تمہیں روک رہے، وہ لڑکی تمہیں جھولے۔ دوسری بیوی کو ٹھیک ہے۔ مگر یہ کل کا ثبات انتقام کی آگ میں نہ جل کر نہیں رہ سکا۔

میرے شوہر

میری پرائیویٹ ڈائری پڑھ لیتے ہیں

میری شادی کو بارہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا رازدار ہونا چاہیے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی خبر ہونی چاہیے مگر میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ ہر کسی کو تھوڑی بہت پرائیویسی کا حق حاصل ہے۔ میرے شوہر کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ مثلاً میں ہمیشہ سے ڈائری لکھنے کی عادی ہوں۔ میں بس اپنے کچھ جذبات اور یادیں اس میں لکھ کر محفوظ کر لیتی ہوں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی کہ دوسرے سے چھپائی جا سکے۔ نہ ہی اس کا مطلب یہ کہ میں اپنے شوہر سے بے وفائی کرنا چاہتی ہوں۔ البتہ میں اپنی ڈائری کو دوسروں کی نظر سے بچا کر رکھتی ہوں لیکن اگر وہ میرے شوہر کو مل جائے تو اسے پڑھے بنا نہیں چھوڑتے۔ پھر وہ میرا مذاق اڑاتے ہیں یا اسے پڑھ کے سوال کر کے تفتیش کرتے ہیں۔

م - ش

مجھے آپ کے ساتھ اتفاق ہے کہ ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اس بھری پری دنیا میں اس کے پاس ایک ایسا کونا ہو جہاں وہ جب جی چاہے بیٹھ سکے۔ اپنے ساتھ رہ سکے۔ باتیں کر سکے۔ خود کو دل کا حال سنا سکے۔ ایک طرح سے یہ تحلیل نفسی ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے دل کی بہت سی کدورتیں دھل جاتی ہیں۔ ایک بوجھ اتر جاتا ہے۔

لیکن - ہاں، مگر یہ بات بھلا آپ کے شوہر کو کیسے سمجھائی جائے۔ آپ کی نادانی یہ کہ آپ اپنی ڈائری کو ایسی جگہ پر رکھ دیتی ہیں کہ آپ کے شوہر آپ ہی آسانی تک پہنچ سکیں۔ کیسی ہی آپ تک دل کی بات پہنچانے کا ہاتھ ہو۔ جیسے میں ایسے میاں بیوی کو جانتی ہوں جو ایک گھر میں رہتے ہیں۔ رات دن ایک ساتھ گزارتے ہیں۔ مگر روزانہ ایک دوسرے کو خط لکھتے ہیں۔

بہر حال اگر آپ کے نزدیک ڈائری لکھنا ایک عادت ہے تو آپ اس پرائیویٹ خوشی کو چھپا کر رکھا کریں۔ مدتے پہلے سے میاں ہے کیسی کہ اب میں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب خدا جانے وہ اس کے قدیمے آپ سے ایسا سمجھا کہ اپنی کس محرومی کا آپ سکیں۔

میں ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو گھر کو جنت بنا دے

خداوند قدوس نے بہت سی نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔ اب ایک آرزو باقی ہے کہ کسی شریف گھر کا رشتہ مل جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رشتے بہت ہیں مگر انتخاب مشکل ہے۔ میرے ساتھ ایک بار دھوکا ہو چکا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسی عورت سے شادی ہو جو گھر کو جنت بنا سکے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی پسند کی لڑکی کہاں سے لاؤں۔ والدین بھی میرے لئے نیک دعائیں کرتے ہیں۔

آر۔ ٹی۔ ٹڈ لینڈ

جب بیٹا حقیقت پسند نہ ہو تو پھر ماں باپ کے پاس نیک دعائیں دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ تمہاری یہ خواہش ہے کہ ایسی لڑکی سے شادی کرو کہ جو گھر کو جنت بنا دے۔ عزیزم تمہاری اس بات سے بہت سی توقعات عیاں ہیں۔ تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ جس چاہنے والی لڑکی نے جسے مجھ سے ہو۔ وہ شریف النفس اور پُر خلوص ہو۔ پھر ہم دونوں مل کر اپنے گھر کو جنت بنائیں گے۔

تمہیں اب ایک لڑکی نہیں ملی۔ صرف اس کے خیالات ملے ہیں جن کے ہوتے انتخاب کی صورت میں اس طرح کام نہیں چلے گا۔ تم سرے سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو۔ مگر ایسی لڑکی سے تو مل لو، جس کو تم کو جان سکو۔ وہ تمہیں جان سکے۔ پھر تمہارا جی چاہے تو اسے رفیق حیات بنا لینا۔ ورنہ تمہیں کوئی مجبور نہیں کرتا۔ بہر حال اتنی زیادہ تصورپرستی چھوڑ دو۔ بلکہ کسی نارمل انسان کی طرح نارمل انسان کی خواہش کیا کرتے ہے۔

تازہ بہ تازہ

شعری مجموعہ "حرف حرف خوشبو"

امریکہ میں مقیم پاکستانی شاعرہ شمیم رحمان کا پہلا شعری مجموعہ "حرف حرف خوشبو" شائع ہو گیا ہے۔ نامور اہل علم کی آراء سے مزین اس شعری مجموعے کا سرورق نوجوان خطاط و مصور انور انبار مروت نے بنایا ہے۔ یہ کتاب معیار پبلیکیشنز کراچی نے شائع کی ہے۔

اذکار و افکار کی اشاعت

نور محمد میرٹھی کا تذکرہ شعراء "اذکار و افکار" شائع ہو گیا ہے۔ ادارہ فکر نو کے زیر اہتمام منظر عام پر آنے والی اس کتاب میں قدیم شعراء شامل ہیں۔ اس تذکرے میں معروف مصور عبد الرحمن کی تخلیق کردہ ہر شاعر کے کلام پر تصاویر بھی شامل ہیں۔

حامد حسن قادری کی کتابوں کی اشاعت

پروفیسر حامد حسن قادری اردو ادب کے تاریخ نگار، نقاد اور شاعر تھے۔ انہوں نے زندگی بھر اردو ادب کی خدمت کی اور تنقید نگاری میں بے باکی کی مثالیں قائم کیں اور کسی کے بے جا تعریف و توصیف اور غلط اعتراضات سے بھی ہمیشہ گریز کیا۔ ان کی دو شاہکار "کمال داغ" "جو داغ دہلوی کے دواوین کا انتخاب ہے" اور "نقد و نظر" جس میں مشہور شعراء، مصنفین کی تصانیف پر حوصلہ سے تنقیدی مضامین ہیں، مرحوم کی یہ کتابیں نایاب تھیں۔ یہ کتابیں پہلی بار ادارہ فکر نو نے کراچی سے حال ہی میں شائع کی ہیں نیز ان کی ایک معروف کتاب "داستان تاریخ اردو" کا نیا ایڈیشن بھی شائع ہونے والا ہے۔

اکبر الہ آبادی کے کلام کا انتخاب

مصنف و ناقد کے ساتھ سے متعلق اکبر الہ آبادی کے کلام کا انتخاب "چراغ خانہ سے شمع انجمن تک" سید محمد اسلم رضوی نے مرتب کیا ہے اور ادارہ فکر نو کراچی سے شائع کیا ہے۔

مختصر تاریخ ادبیات اردو

دانشور ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی نئی کتاب "مختصر تاریخ ادبیات اردو" زیر طبع ہے۔ یہ مختصر مگر جامع تاریخ آغاز اردو سے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء تک کا احاطہ کرتی ہے۔

"نخل نوا"

نوجوان شاعر اشرف جاوید کا پہلا شعری مجموعہ "نخل نوا" جیا ہول ہورکے زیر اہتمام اشاعت پذیر ہو رہا ہے اور ماہ رواں کے آخر تک یہ مجموعہ مارکیٹ میں دستیاب ہو سکے گا۔

MALVERN
PRINTING PRESS
(416) 291-1137

- BOOKS
- FLYERS
- CALENDARS
- BUSINESS CARDS
- BROCHURES
- INVOICES
- LETTERHEADS

FREE ESTIMATES
FAST SERVICE

311 Burrows Hall Blvd
Scarborough, Ont. M1B 1H5

ہر قسم کی اردو پرنٹنگ کے لئے

مالورن پرنٹنگ پریس کینیڈا
کا نام یاد رکھئے

ادب و ثقافت

پروین فنا سید

*

آرزو کا خلوت کدہ

ہوا کے آنچل سے
تیری خوشبو لپٹ سے
جو مجھ کو چھو کے گزر رہی ہے
وصف کے رنگوں میں
تیری چاہت کا
ایک ایک رنگ اتر چکا ہے ۔۔۔
میں جو نگاہوں سے آرزو کے
جب تجھ کو دیکھوں
میں دیکھ لوں جسے آرزو سے

میری آرزو کے جہاں میں
آفتاب ابھرا
تو روشنی کی وہ جو چاندنی میں
تیرے دل کی تمام قدرت سے لے کر
آرزو کے خلوت کدے میں
اسی طرح در آیا
کہ گوشہ گوشہ
وہ جگمگا اٹھا ہے

طلب کی سرحد

ریزہ ریزہ خواب

بوندہ آنچل میں
دھڑکنوں
چاہتوں کے موتی
رفاقتوں کے مہکتے گل
جنیدہ رہ کے نقوش
ان سب نقوش سے گزر
لرزتے قدموں
رواں دواں
جو تیرے آب جوں
میرے سامنے ہے
محبتیں آوازیں میرے پیچھے
عجب مہ و ساں سے
راستہ سرخ چاہئے!
جو اک قدم رک کے سوچتا ہے
طلب کی سرحد
وفا کی منزل
یہیں کہیں ہے

جاگتی آنکھوں
چلتے پھرتے
دیکھے جو خواب!
خواب!
جو شکوہ کی نیند کی آغوش میں
سو کر
جاگ اٹھتے ہیں

خواب!
جو چاند کی فصل میں سنہری بیدلوں کی
مہکار سے
کھل اٹھتے ہیں

خواب!
جو آنکھوں کے پاتال سے اٹھ کر
روح کی گہرائی میں چھپ کر
سو جاتے ہیں ۔۔۔

لیکن آج
آ کے کرچی کرچی آئینے میں
گزشتہ رنگوں کے بے نام سے سلسلے
تاریکی میں لرزاں سائے
بکھرے ہوئے سپنوں کی راکھ میں لپٹے
ریزہ ریزہ خواب ہیں!

کس نے کہا تھا

ایک کرن کی لو سے
شبنم کے اندر
رنگوں سے بھر جاتا ہے
اب جو جل کر راکھ ہوئی ہو
کس نے کہا تھا آنکھیں بھر کر
دیکھو سورج کی آنکھوں میں!

دشت آگہی

جب سے دشت آگہی کا سفر
وفا کی ردا میں لپٹا
... قدموں سے چلی ...
پہنچے ہوئے رنگ ...
کچھ بھی ہے ...
... نہیں ہے!

*

پروین فنا سید

آج کل دردر کی گدائی کرکے تعریفی تحریروں سے کشکول بھر جاتے ہیں

آج کل کے لکھنے والے دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا ادب سے تعلق برائے نام ہے۔ یعنی نام کی خاطر ادیب بن جاتے ہیں۔ اتنا لکھتے نہیں جتنا اپنے ادیب ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ بوشیر چھاپ کر اشتہاروں سے کماتے ہیں، اور پھر ردعمل کی تقریبوں میں یکبارگی دونوں ہاتھوں سے گھا دیتے ہیں۔ اپنے بارے میں دوسروں سے لکھوانے کے لیے طرح طرح کے جتن کرتے ہیں۔ دردر کی گدائی کے بعد جب تعریفی تحریروں سے کشکول بھر جاتا ہے تو اسے مجموعہ قرطاس پر الٹ کر اپنی ادبی خوش فہمی سے محظوظ ہوتے ہیں۔

ہمارے ایک دوست نے بہت سے کشکول یعنی بوشیر جمع کر رکھے ہیں۔ ان کا ارادہ اس موضوع پر پی ایچ ڈی کرنے کا ہے۔ ان دوست نے ہمیں بتایا کہ ایک شاعر ایسا بھی ہے کہ اس نے اپنے بوشیر کے صفحات بھرنے کے لیے کوئی اور نہ ملا تو اپنی اہلیہ محترمہ کی رائے درج فرما دی جس میں موصوفہ نے "مجازی خدا" کو مجازی شاعر بنا ڈالا۔ اس لیے کہ حقیقی شاعر بنانا ان کے بس میں نہ تھا۔

دوسری طرح کے لکھنے والے شہرت یا گنامی کا خیال کیے بغیر اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ انھیں اس کی پروا نہیں ہوتی کہ ان کا نام اخباروں میں چھپتا ہے یا نہیں۔ ٹی وی کے مشاعروں میں پڑھنے یا سلطان جمیل نسیم کی طرح ٹی وی کے ڈراموں میں کام کرنے کا موقع ملتا ہے یا نہیں۔ یہ لوگ خاموشی سے ادب کی تخلیق میں منہمک رہتے ہیں۔ ایسے ہی لکھنے والوں میں ارشد میر کا بھی شمار ہوتا ہے۔ وہ گوجرانوالہ کے متاز وکیل ہیں، اور نہایت فعال زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن انھوں نے ادب کو اپنا مشغلہ نہیں بنایا، مشغلہ ہی رہنے دیا ہے۔ اس لیے کبھی کبھار لکھتے ہیں، اور خوب لکھتے ہیں۔ طنز و مزاح ان کا میدان ہے، اور اس میں ان کی کامیابی کا اندازہ اس سے کیجیے کہ شفیق الرحمن اور ضمیر جعفری ان کی تحریروں کے مداح ہیں۔ یہ دونوں بزرگ ادبی معاملات میں مروت سے کام نہیں لیتے اور کسی کے بارے میں اول تو کلمہ خیر کہتے نہیں، اور اگر کہتے ہیں تو بہت سوچ سمجھ کر۔

ادھر ادھر رسالوں میں تو ہم ایک عرصے سے ارشد میر کے مضامین پڑھ رہے ہیں، لیکن انھیں یکجا پڑھنے کا موقع اب ملا ہے۔ حال ہی میں ان کے مضامین کا مجموعہ "دخل در معقولات" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ معلوم نہیں کہ ارشد میر کا کل ادبی سرمایہ یہی ہے یا مضامین کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کوئی بھی صورت ہو، یہ مجموعہ سراپا انتخاب ہے۔ ارشد میر نے اپنے مضامین کے لیے "عام سا ادب" اور زندگی دونوں سے حاصل کیا ہے۔ ایک طرف تو انھوں نے چھینک، دیہاتی سائیکل، عینک، شور شرابا اور تاش جیسے موضوعات پر لکھا ہے اور دوسری طرف "غالب کا بستر"، "بوشیر"، "نقاد" اور "مجھے ایک شاعر بن" جیسے دلچسپ طنز پارے ادب کے حوالے سے تخلیق کیے ہیں۔

ہمیں اول مضامین میں سے "چھینکے" ضرور لگے۔ ہمیں بہت پسند آیا۔ مصنف کا مشاہدہ بلکہ تجربہ خاص وسیع معلوم ہوتا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے مصنف کی ساری زندگی چھینکتے ہی گزری ہے۔ چھینک کی اقسام کے بارے میں وہ لکھتے ہیں۔ "موبائلوں کی طرح چھینکوں کے بھی کئی ڈیزائن ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بے آواز چھینک ہوتی ہے جیسے ارسٹو کریٹ حضرات رومال میں سائیلنسر رکھ لیتے ہیں۔ پھر ایک لمبی بھر والی بانگ دہل چھینک ہوتی ہے جو پوری اندرونی مشینری میں ہلچل مچا دیتی ہے۔ جیسے ناک کے اندر ڈائنا مائٹ رکھ دیا گیا ہو۔ پھر وہ چھینک جو کھانسی کے پہلو بہ پہلو وارد ہو کر "من تو شدم تو من شدی" والی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اسے آپ اپنی سہولت کے لیے ڈبل ایکشن چھینک بھی کہہ سکتے ہیں۔ ویسے اگر چھینکوں کو کمپیوٹر سسٹم کے تحت مختلف خانوں میں بانٹا جائے تو اس کی چند ایک معروف اقسام، ناموں سے نہ سہی اپنے لب و لہجہ گھن گرج، اسلوب و آہنگ وغیرہ سے الگ الگ پہچانی جا سکتی ہیں۔"

لیکن ہماری دلچسپی کی چیز وہ مضامین ہیں جن میں ادب خصوصاً شاعری سے استفادہ کیا گیا ہے۔ "غالب کا بستر" ایک "تحقیقی" مقالہ ہے جس میں مصنف نے اس بستر کی ایسی ایسی خوبیاں بیان کی ہیں کہ اگر مرزا یگانہ جیسے غالب کے مخالفین یہ مضمون پڑھ لیتے تو وہ غالب کو اس کی شاعری حد سے بڑھی ہوئی، نصف دار اصل یہ ہے کہ دوسرے شہروں کے کی وجہ سے نہیں، بستر کی وجہ سے ضرور شاعر مان لیتے۔ ادیبوں اور شاعروں کی شامیں میں لاہور میں منانے کا اس بستر کی خوبیاں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور پڑھنے کے بعد قاری اس بستر کو اپنے استعمال میں لانے کا خواہاں ہوتا ہے۔

اس کالم کی ابتدائی سطروں میں ہم نے بوشیر کا ذکر کیا ہے۔ یہ باتیں ہم نے ارشد میر کے ایک مضمون سے متاثر ہو کر لکھی ہیں۔ یہ بھی ایک طرح کا "تحقیقی" مقالہ ہے جس میں مصنف نے بوشیر کی ایجاد، استعمال اور اقسام وغیرہ کے بارے میں بہت سی کام کی باتیں بتائی ہیں۔ مثلاً یہ کوئی مانے یا نہ مانے یہ امر واقع ہے کہ بوشیر کھوٹے گھر سے کی تیز سے مشتق ہے۔ اس میں جو ٹیپ کے تعاون کرو بلا دستخط نہ زبان بنا کر دکھایا بلکہ منوایا جاتا ہے۔ اور پھر اس کی برکت سے بریس و ناکس صاحب الرائے محقق ادیب بلا تامل قدرین جاتا ہے جو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پولیس کے پٹھوٹ گواہوں کی طرح چند رٹے رٹائے فقروں کی جگالی کرکے مصنف بوشیر کو چار چاند لگانے کے لیے کوشاں ہے۔۔۔۔ دیکھا جائے تو بوشیر اور پاپڑ میں بھی حیرت انگیز حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔۔۔ بوشیر کے ورق الٹتے چلے جائیے پیاز کے چھلکوں والی کیفیت نظر آنے لگے گی۔

اس مجموعے کا سب سے دلچسپ مضمون "مشکل ایک شاعر بن" ہے۔ کچھ کا ایک معیاری شاعر بن جاتا ہے۔ یہ مضمون اس کی آپ بیتی ہے۔ فنی شاعری کی تکمیل کے لیے ان حضرت نے کیا کیا پاپڑ بیلے، اس کی تفصیل خاصی دلچسپ ہے۔ "میں نے اس فن کی تکمیل کے لیے خوب ریاضت کی ہے۔ کھڈیوں اور مشینوں پر جا جا کر کاریگروں سے معلومات حاصل کیں۔ نوشتی کے زمانے میں کھڈیاں میرے لیے بڑی مفید ثابت ہوئیں کیونکہ ان کی کھٹ کھٹ سے تقطیع میں آسانی ہو جاتی ہے۔۔۔ مولانا روم کے متعلق مشہور ہے کہ چاندی کے ورق کوٹنے والوں کی آواز سن کر ایسا جذبہ طاری ہوا کہ وہیں دھمال ڈالنے لگے اور تمام شعری مشکلیں آسان ہو گئیں۔ تقطیع ویسے بھی بڑی مشکل چیز ہے اس لیے مجھے اس کی ضرورت پیش آتی ہے تو اپنا مصرعہ گز کے فیتے سے ناپتا ہوں یا مشینوں کی آواز سے درست کر لیتا ہوں۔"

یہ شاعر صاحب اپنے بارے میں مزید فرماتے ہیں۔ "ہر بڑے شاعر کی طرح مجھے بھی شروع میں کم فہموں نے مہمل گو سمجھا۔ لیکن بعد میں یہی لوگ خود بخود سمجھنے لگ گئے کیونکہ اچانک بعض نقادوں کو میری شاعری پسند آگئی اور انھوں نے میرے بارے میں کتابیں لکھ ڈالیں۔ چنانچہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔۔۔۔ پچھلے دنوں فیض شفائی اور احمد فراز کے ساتھ مجھے بھی انگلستان مدعو کیا گیا تھا۔ اب تک دو درجن مقامات پر میری شامیں منائی جا چکی ہیں۔ بعض جاہ نشین یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ شامیں میں خود منواتا ہوں اور اس کے لیے اخراجات اپنی گرہ سے اٹھاتا ہوں۔ دراصل یہ ہے کہ دوسرے شہروں کے ادیبوں اور شاعروں کی شامیں میں لاہور میں منانے کا بندوبست کرتا ہوں، وہ لوگ میری شاموں کا دوسرے شہروں میں اہتمام کرتے ہیں۔"

لاہور میں یہ دستور ہو گا کہ شعرا کی شامیں ایک دوسرے کے خرچ پر منائی جاتی ہیں۔ کراچی کے شعراء یہ کام اپنے ہی خرچ اور اپنی ہی ذمہ داری پر کرتے ہیں۔ ●●

برگ تازہ

میرے آنچل میں مہکتی ہیں ابھی
تیرے ہاتھوں کی گلابی صبحیں۔
اور بانہوں میں، وہ مہتاب جوانی کی فضا
دور نیروزی افق کا زینہ
میں نے دامن میں چنے تھے جس جا
تیرے اشکوں کے نگیں۔
تیرے حسیں ہونٹ یہیں
میری پلکوں پہ مہکتے تھے شاید
برگ تازہ کی طرح

عشرفانہ عزیز (دیبی بیگ)

MAJOR APPLIANCE SERVICE
• WASHERS, • DRYERS,
• FRIDGES & • STOVES
BUDGET
APPLIANCE SERVICING
For reliable and competitive service, Call:
AHMED AT 532-6971

بھارت کی سرزمین پر پاکستانی کرکٹ ٹیم کی تاریخی کامیابی

بنگلور ٹیسٹ کا ایک جائزہ

ناصر محمود

پاکستان کرکٹ ٹیم نے اپنی چالیس سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ بھارتی ٹیم کو خود اس کی اپنی سرزمین پر جس سنسنی خیز مقابلے کے بعد شکست دے کر ٹیسٹ سیریز جیتی ہے وہ پاکستان کرکٹ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ پاکستانی ٹیم کی یہ کامیابی محض ایک کھیل کی فتح نہیں ہے بلکہ عملی زندگی میں قدم رکھنے والے ہر پاکستانی کے لیے محنت، مسلسل جدوجہد اور آپس کے بھائی چارے کی وہ روشن مثال ہے جس کے سامنے بڑے بڑے ماہرین کے تجزیئے بیکار و بے وزن نظر آتے ہیں۔ بظاہر عام حالات میں کرکٹ ہاکی اور دیگر کھیل نوجوانوں کو چاق و چوبند رکھنے اور قوم کو صحت مند بنانے کا ایک وسیلہ ہیں لیکن جب مقابلہ بھارت جیسے ازلی دشمن سے ہو تو پھر یہ کھیل کھیل نہیں رہتے یہ ہماری قومی عزت اور وقار کی جنگ کا روپ دھار لیتے ہیں۔ اس کی ایک اہم اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بھارت نے اس عظیم حقیقت کو یعنی پاکستان اور پاکستانیوں کے وجود کو آج تک کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ گزشتہ ۴۰ برسوں میں اس نے ہماری تباہی اور نقصان کے لیے جو جو کوششیں کی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ بنگلور ٹیسٹ کی ہر بات یادگار رہے گی کیونکہ

جیت کر عمران خان نے پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور پوری ٹیم ۱۱۶ رنز کے بھارت کے خلاف سب سے کم اسکور پر آؤٹ ہو گئی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور بھارتی ٹیم کو بہت زیادہ سبقت سے روکتے ہوئے صرف ۱۴۵ رنز پر باہر کر دیا۔ جس میں سب سے اہم کردار توصیف احمد اور اقبال قاسم کا تھا۔ دونوں بولروں نے بالترتیب ۵۴ اور ۴۸ رنز دے کر پانچ پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری اننگ میں پاکستانی ٹیم نے اپنی کارکردگی کو بہتر بناتے ہوئے بھارتی ٹیم کو جیتنے کے لیے ۲۲۱ رنز کا ہدف دیا لیکن اس کی بیٹنگ کے آغاز میں ہی وسیم اکرم نے سری کانت اور مہندر امرناتھ کی وکٹیں لے کر شدید صدمے سے دوچار کر دیا۔ اس دوران سب سے اہم بات یہ تھی کہ میچ کے ابھی صرف تین دن گزرے تھے اور دو دن کا کھیل باقی تھا۔ جبکہ چار بھارتی وکٹیں ضائع ہو چکی تھیں لہٰذا یہ بات تو واضح تھی کہ یہ ٹیسٹ فیصلہ کن ہوگا لیکن کس کے حق میں؟ اس بارے میں ہر کوئی فکر مند تھا۔

کرکٹ کے کھیل سے گہری واقفیت رکھنے والے طبقہ کا خیال تھا کہ اس موقع پر پاکستان کی فتح کے ۶۰ فیصد آثار بالکل واضح ہیں اور بھارت کی جیت ۴۰ فیصد کی حقدار ہے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ بھارتی امپائر صرف امپائرنگ کریں اور خود بھی اس کھیل میں بھارتی کھلاڑی نہ بن جائیں جیسا کہ ان کی فطرت رہی ہے۔ مگر جب چوتھے دن کا کھیل شروع ہوا تو امپائرنگ کے بارے میں لوگوں کے خدشات نے حقیقت کا روپ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ سنیل گواسکر اور اظہر الدین نے کھیل کا آغاز کیا اور وسیم اکرم نے چوتھا اوور پھینکا لیکن اس دوران اظہر الدین کے تیور کچھ اچھے نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس نے جس جارحیت کے ساتھ وسیم اکرم کی گیند پر حملے کا آغاز کیا اور اس اوور میں سات رنز حاصل کئے سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آرام کے وقفے میں بھارتی ٹیم نے شکست کے سائے سے نکل کر میچ کو جیتنے کی بھرپور منصوبہ بندی کی ہے لہٰذا

عمران خان — بہترین قیادت

اسی کے مطابق اظہر الدین نے دن کی ابتداء کی ہے جو پاکستانی کھلاڑیوں کے لیے سخت نقصان دہ ثابت ہوگا۔

ادھر عمران خان نے حسب تیز بولنگ کے ساتھ وکٹ کا رویہ اور بھارتی کھلاڑیوں کا جارحانہ سلوک دیکھا تو فوراً اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کی اور دوسرے اینڈ سے خود آنے کی بجائے اقبال قاسم کو اور ادھر سے توصیف کو بولنگ دی اور پوری کی اننگ انہیں دونوں بالروں نے سنبھالے رکھی یہاں تک کہ بھارتی ٹیم اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ اس دوران جو افسوسناک مراحل بھارتی امپائروں کی بددیانتی کے باعث ان دونوں مایہ ناز بولروں اور پاکستانی فیلڈروں پر گزرے اور جن صدمات سے انہیں دوچار ہونا پڑا وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتے۔ انہیں صرف وہ بولر ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے جو اپنی جان لڑا کر اور اپنا تجربہ کو داؤ پر لگاتے ہوئے دنیا کے ایک بہترین اور تجربہ کار بیٹسمین کو بالکل واضح طور پر آؤٹ کر لے اور وہ دوبارہ کھیلنا شروع کر دے۔ ایک مرتبہ پھر آؤٹ کرے اور وہ پھر کھیلنا شروع کر دے۔ ان دونوں بولروں کے ساتھ حقیقتاً یہی کچھ ہوا۔ اظہر الدین اور گواسکر کے متعدد کیچ سو فیصد ایل بی ڈبلیو ہوئے لیکن امپائر کا ہاتھ نہ اٹھنا تھا نہ اٹھا۔

اس سے ایک قدم اور آگے اقبال قاسم کی گیند پر گواسکر نے بیٹ سے دبایا جا رہا گر وہ اوپر کے کنارے سے لگ کر ہوا میں اچھلی اور سلی مڈ آف پر کیچ ہو گئے ... رضوان الزمان نے زندگی کا بہترین ڈائیو لگاتے ہوئے سلی مڈ آف پر گر کر کرکٹ کی تاریخ کا ایک یادگار کیچ پکڑا لیکن یہ دیکھ کر تمام فیلڈروں اور تماشائیوں کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب امپائر صاحب نے اسے بھی آؤٹ دینے سے انکار کر دیا۔ دوسری جانب خود سنیل گواسکر جیسے عظیم کھلاڑی کا رویہ اس سے زیادہ افسوسناک تھا جو نہایت ڈھٹائی کے ساتھ بغیر وکٹ پر موجود رہا۔ اس کھلی بے انصافی اور دھاندلی پر تمام پاکستانی کھلاڑی سراپا احتجاج بن گئے اور امپائر کو قائل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن وہ ٹس سے

جس نے چوا دیکھا ہیاں تک کہ اقبال قاسم جیسا شریف النفس کھلاڑی بھی اس بددیانتی پر چلا اٹھا اور امپائر کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ جاوید میانداد سے بھی برداشت نہ ہو سکا مگر بیکار۔ لیکن قدرت نے ان کی فریاد رائیگاں نہ جانے دی اور اس سے اگلے اوور میں اقبال قاسم کی گیند پر جب اظہر الدین نے باہر نکل کر ایک تیز شاٹ کھیلا تو اللہ تعالیٰ نے بانوے فٹ کی بلندی سے ایک ہاتھ کو جیسا کہ تقریباً بارہ فٹ دور جا کر بھی تیز رفتار گیند پر کیچ پکڑ لیا۔ بلاشبہ یہ ایک معجزہ تھا جس کی ہمت قدرت نے عطا کی!

یہ کیچ ایسا کھلا ثبوت تھا جس پر امپائر کے ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہ رہی تھی ورنہ ہی بیٹسمین کے کریز میں جنون کھڑے رہنے کی کوئی گنجائش باقی رہی تھی۔ اس نازک کیچ پر عمران اور دیگر تمام کھلاڑیوں نے والہانہ طور پر اقبال قاسم کو مبارکباد دی اور نہایت محبت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد وہی قیامت اقبال قاسم کا اس طرح نشانہ بنا اور بھارتی ٹیم کا سکور ۲۰ وکٹوں پر ۵۵ اوورز ہو گیا۔ پھر بھارتی کپتان کپل دیو آیا اور اقبال قاسم کی گیندوں پر پریشان دکھائی دیا اور کھانے کے وقفہ سے ذرا پہلے اقبال قاسم کی گیندوں کو مسلسل ٹھکرا رہا تھا۔ وقفے کے بعد تیسرے اوور میں وہ اسی طرح ایک گیند کے سامنے اپنا ٹانگ نہ لا سکا اور بیک فٹ پر کھیل گیا مگر اس دوران وہ ظالم گیند اس کی ٹانگ اتنا کا نشانہ بنا چکی تھی جس میں امپائر کی جانب دیکھنے کی قطعی ضرورت نہ تھی۔ یہ اقبال قاسم کی مسلسل بہترین بولنگ کی ملاقات تھی۔

وکٹ گر رہی تھی۔ اس اننگ میں توصیف اور اقبال قاسم نے چار چار وکٹیں لے کر میچ میں نو نو وکٹیں حاصل کر لیں۔ کھانے کے وقفے کے بعد بھارت کے پاس صرف دو بیٹسمین باقی رہ گئے تھے یادیو اور روجر بنی۔ دوسری جانب اگر انہیں سنیچری کے چکر میں مسلسل چیلنج کر رہا تھا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس اقبال قاسم کے یکے بعد دیگرے دونوں کو رخصت کیا اور یوں ۹۶ رنز کے اسکور پر صرف چار رنز کی کمی سے ۲۰۴ رنز پر سنیچری کا خواب ادھورا رہ گیا اور بھارت رخصت ہوا۔

پاکستانی کپتان عمران خان نے اس میچ کی امپائرنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آئی سی سی کرکٹ کے کھیل کو تنازعات سے بچانے کے لیے فوری طور پر غیر جانبدار امپائرز کی تقرری کا قانون بنائے۔ عمران خان نے کہا کہ حالیہ سیریز کے چار میچوں میں غیر معیاری دکھائی دی جس طرح ان مقابلوں کو بے مزہ بنا دیا گیا تھا۔ بنگلور کے میچ نے سنسنی خیز اور دلچسپ کے خوبصورت مناظر پیش کر کے سیریز کی رنگینی کو دوبالا کر دیا۔ ایک سوال کے جواب میں عمران خان نے کہا کہ امپائرز کے متنازعہ فیصلے سے یقیناً اس ملک کا وقار اور کھیل کی حقیقی اسپرٹ مجروح ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلور ٹیسٹ میں کامیابی کا تمام تر سہرا اقبال قاسم اور توصیف احمد کے سر جاتا ہے۔ تاہم وسیم اکرم اور سلیم یوسف کی شاندار کارکردگی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستانی ٹیم کے نائب کپتان جاوید میانداد نے اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں سیریز کے لیے غیر جانبدار امپائرز کا تقرر ہونا چاہیے انہوں نے کہا کہ بنگلور ٹیسٹ کی دوسری اننگ میں امپائروں نے انہیں غلط آؤٹ دیا۔ میانداد نے کہا کہ وہ آئندہ بھارت کا دورہ کرنے کی زحمت نہیں کریں گے۔ ●●

قابلِ اعتماد
ادارہ
سستے ترین ٹکٹ

ہمارا مشورہ اور آپ کی بچت

دنیا کے کسی بھی ملک کے لیے ٹکٹ خریدنے سے قبل ہم سے مشورہ ضرور کریں۔

WORLD WIDE

پی آئی اے کے واحد منظور شدہ ایجنٹ

Cumberland Travels Ltd

50 Cumberland Street
Toronto, Ontario
Canada M4W 1J5
Phone: (416) 922-5339

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries

تازہ حلال گوشت اور مرغیاں

ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف دس ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لیے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے:

Advertisement No.....
C/O Al-Hilal
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
CANADA M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۸۴): کراچی کے سندھی خاندان کی ۲۶ سالہ تعلیم یافتہ لڑکی کے لیے نیک مسلمان لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی کا قیام ٹورانٹو میں اپنے والدین اور بھائی بہنوں کے ساتھ ہے۔ دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ خط لکھیں۔

★

اشتہار نمبر (۸۵): پاکستان کے پٹھان گھرانے کی دیندار اور سلیقہ شعار دوشیزہ مقیم ٹورانٹو کے لیے پٹھان خاندان سے تعلق رکھنے والے اندرون ۳۰ سال عمر کے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند اپنے فون نمبر کے ساتھ خط لکھیں۔

★

معزز خاندان کے ۲۹ سالہ تعلیم یافتہ امریکن امیگرنٹ، خوبرو مسلم لڑکے کے لیے نیک سیرت، خوبصورت کینیڈین امیگرنٹ مسلمان لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کے لیے فون کیجئے:

(416)960-1172

پاکستانی اُمیدوار

مسی ساگا ویسٹ کی رائیڈنگ میں پاکستانی بزنس مین حمید رضا، صوبائی لبرل پارٹی کی نامزدگی کے لیے کھڑے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس علاقے میں رہنے والے پاکستانیوں سے تعاون کی درخواست کی ہے۔ معلومات کے لیے فون کیجئے:
484-4443

پاکستان نے بھارت کے خلاف ایک روزہ بین الاقوامی میچوں کی سیریز بھی جیت لی

ناگپور میں میزبان ٹیم کو ۸ وکٹ سے شکست، مین آف دی میچ وسیم اکرم کی شاندار کارکردگی، عمران، میانداد، گاوسکر اور سری کانت کی عمدہ بیٹنگ

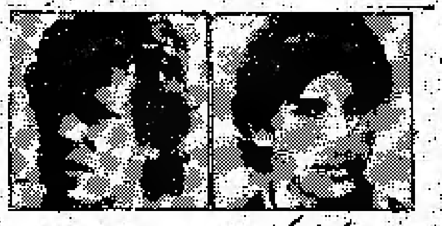

عمران خان — وسیم اکرم

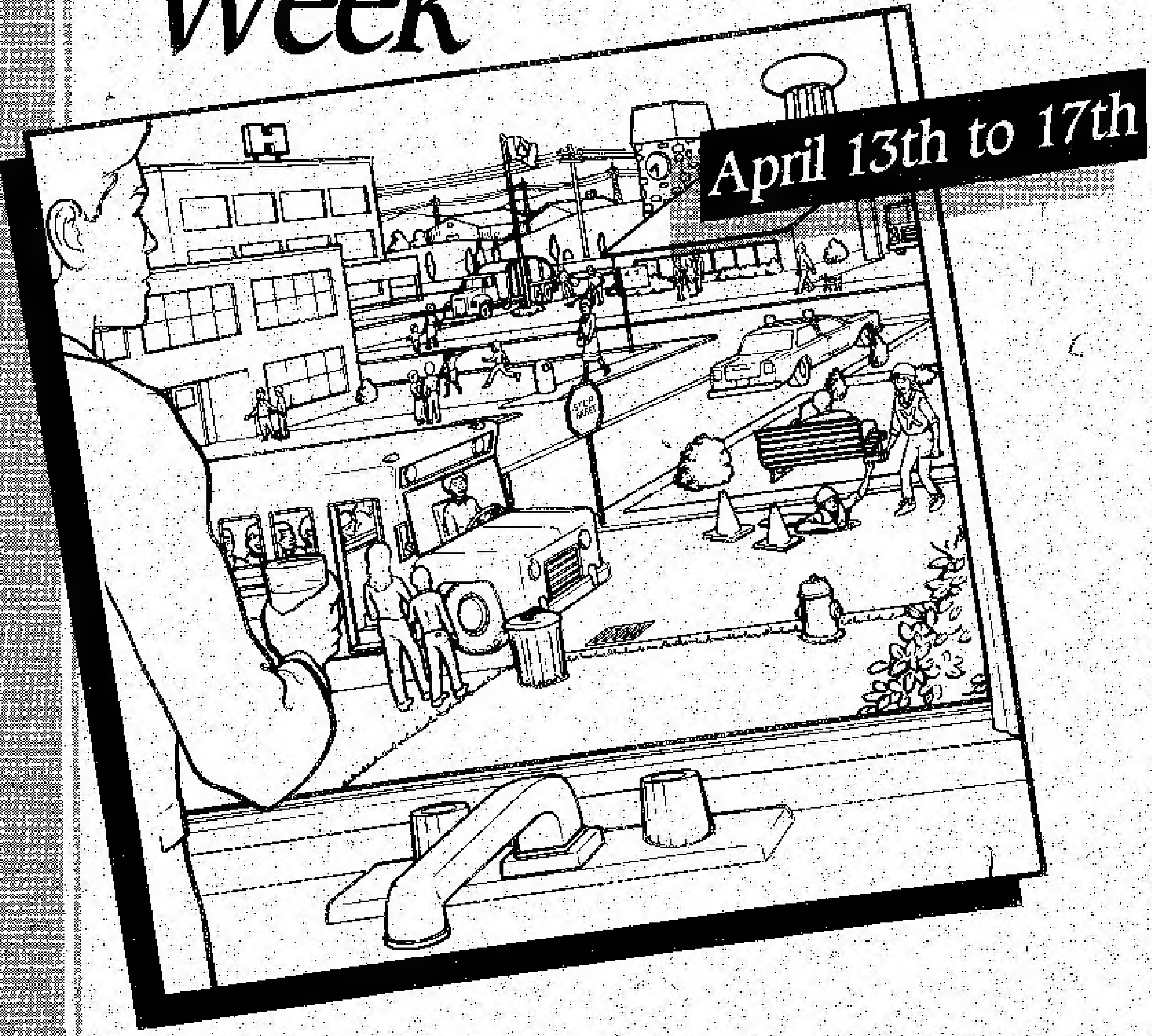

Celebrate Local Government Week

April 13th to 17th

اپنی مقامی تقریبات میں حصہ لیجیے — یہ معلوم کیجیے کہ مقامی حکومت آپ کے لیے کتنی اہم ہے۔
یہ واقفیت حاصل کیجیے کہ کس طرح مقامی حکومت آپ کو پانی اور بجلی فراہم کرتی ہے ..... کس طرح سکول اور کتب خانے چلاتی ہے۔ کس طرح سڑکوں اور آمد و رفت کا انتظام کرتی ہے ..... پولیس کیسے کام کرتی ہے۔ آگ سے بچاؤ کے کیا انتظامات ہیں۔ کونسی سماجی اور طبی خدمات مہیا ہیں۔
عوام کے لیے کون کونسی خدمات میں ترقی ہوئی ہے .....
ناکارہ چیزوں کو ٹھکانے لگانے کے کیا انتظامات ہیں ... پارکوں اور تفریحی مقامات کی دیکھ بھال کیسے ہوتی ہے ... اور کمیونٹی پلاننگ کیسے کام کرتی ہے .....

Local Government . . .
"It's right where you live"

Ministry of Municipal Affairs
Hon. Bernard Grandmaître
Minister

Ontario

Fortnightly

al-hilal

50¢

Vol. 16 No. 2 April 10, 1987

Telephone: (416)493-4374 / 474-9293

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

تین نئے وفاقی وزراء اور ۹ وزرائے مملکت نے حلف اٹھا لیا

نئے وزراء میں حاجی سیف اللہ خان، ڈاکٹر محبوب الحق اور شاہ محمد پاشا کھوڑو شامل ہیں

حاجی سیف اللہ وزیر مذہبی و اقلیتی امور، کھوڑو وزیر سیاحت و ثقافت، بسم خٹک وزیر ریلوے و مواصلات

وسیم سجاد وزیر عدل و داخلہ اور ڈاکٹر محبوب الحق وزیر ترقی و منصوبہ بندی و تجارت ہوں گے

ایوان صدر کی تقریب میں ہر وزیر سے الگ الگ حلف لیا گیا!

وزرائے مملکت میں ماہ جبیں، میاں محمد زمان، رانا نعیم چوہدری، نثار، ریٹائرڈ میجر جنرل بشیر، ملک سعید، بیگم کلثوم سیف اللہ، فتح محمد حسنی اور حید الستار لغاری شامل ہیں

امریکہ کی خواہش کے بغیر پاکستان میں فوجی انقلاب نہیں آ سکتا، بے نظیر

ہم سیاست کے ساتھ فوج کا تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ”جنگ“ کو انٹرویو

کینیڈا میں مقیم پاکستانی سائنسدان کیلئے اعزاز

بھارتی حکومت نے مسلمانوں کو دہلی پہنچنے سے روکنے کیلئے ریزرویشن منسوخ کر دیئے

بعض مظاہرین بدنظمی کے جلوس میں دہلی پہنچے، فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر سے گونج رہی تھی

۴ لاکھ افراد کی ریلی سے ۳ ہندو رہنماؤں نے بھی خطاب کیا

لوک سبھا کے اسپیکر کو یادداشت پیش کی گئی

پیپلز پارٹی کی قیادت نے عوام سے دھوکہ کیا ہے

ہم نے ۹ سال کے دوران مقتولوں اور آزمائشوں کا مقابلہ کیا ہے

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان حکومت، جاگیرداروں اور جماعت اسلامی نے پہنچایا

رجسٹریشن کرانے کے لئے سیاسی جماعتوں کو ایک اور موقع دینے کا فیصلہ

حکمران اپنے آرام و آسائش کے مطابق دستور میں تبدیلیاں کر لیتے ہیں

لاہور میں مظاہرین پر پولیس کا لاٹھی چارج، ۲۲ افراد گرفتار

مظاہرین علامہ احسان الٰہی ظہیر کی غائبانہ نماز جنازہ کے بعد جلوس کی شکل میں گورنر ہاؤس جانا چاہتے تھے

ایران کی آبادی میں شرح اضافہ سب ملکوں سے زیادہ ہے

جنرل ... تجربات مجھ پر منسوب کی ہے

وہ حقائق پر مبنی نہیں ہیں

الہلال باقاعدگی سے حاصل کرنے کیلئے

پندرہ روزہ

ٹورانٹو (کینیڈا)

الہلال

سالانہ زرخریداری (برائے الہلال) ۲۰ ڈالر

سالانہ زرخریداری (برائے کریسنٹ) ۳۰ ڈالر

سالانہ زرخریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۴۵ ڈالر

Name

Address

Postal Code Telephone

زرخریداری کا چیک ”کریسنٹ“ کے نام لکھیے اور پتہ ذیل پر بھیجیے

338 Hollyberry Trail Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9293, 493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان ”کریسنٹ“ (انگریزی)

بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگائیے →